نکاح کے متعدد مسائل

دارالافتاء الجامعتہ السلفیتہ فیصل آباد

منگنی ختم کرنا

سوال :۔ میں نے اپنے ماموں زاد بھائی کیلئے ایک آدمی سے اس کی لڑکی کا رشتہ مانگا۔ اس نے صلاح و مشورہ سے رشتہ دے دیا۔ پھر اس نے مطالبہ کیا کہ اس رشتہ کے بدلے میں بھی رشتہ دو، میں نے رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے رشتہ دینے کا وعدہ کر دیا کیونکہ اس وقت میری بچی کی عمر صرف دوسال تھی یہ رشتہ طے کرتے وقت انہوں نے رسم کے طور پر پانی پر دم وغیرہ کر کے بچی کو پلا دینے کیلئے کہا۔ جو میں نے ضائع کر دیا مجھے بعد میں علماء نے بتایا کہ یہ تووٹہ سٹہ ہے۔ جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ یہ وضاحت سننے کے بعد میں نے اپنی لڑکی کی منگنی کو ختم کر دیا اور فریق ثانی کو اس کی اطلاع کر دی انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا بچی کو وعدہ کے وقت پانی پلانا رسم نکاح تھی۔ لہذا آپ کی بچی بغیر طلاق دینے کے آزاد نہیں ہو سکتی ہمارا جھگڑا طول پکڑ گیا عدالتی چارہ جوئی کے بعد عدالت نے ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا میں نے اسی اثنا میں اپنی بچی (جو کہ بالغ ہو چکی تھی) کی شادی محمد اقبال سے کر دی اب وہ ایک مولوی کو اپنے ساتھ ملا کر یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ اس بچی کا نکاح درست نہیں ہے کیونکہ وہ پہلے سے منکوحہ ہے۔ نیز جن لوگوں نے اس

نکاح میں شرکت کی ہے سب کے نکاح ٹوٹ گئے ہیں اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ

ا۔ منگنی کے وقت بطور رسم پانی پینے پلانے سے واقعی نکاح ہو جاتا ہے۔

ب۔ کیا واقعی نکاح میں شریک ہونے والوں کے نکاح ٹوٹ گئے ہیں۔

بینوا توجروا۔ والسلام

سائل: محمد شریف ولد نور محمد تحصیل و ضلع لیہ

الجواب بعون الوہاب

صورت مسئولہ میں واضح ہے کہ بلاشبہ یہ ایک وٹہ سٹہ کی صورت تھی جس کا ختم کرنا ضروری تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے

لاشغار فی الاسلام (بخاری و مسلم)

اسلام میں وٹہ سٹہ کا وجود نہیں ہے

اس بناء پر منگنی ختم کرنا نہ صرف جائز تھا بلکہ ضروری تھا۔ اب دریافت طلب امر کو دیکھا جاتا ہے بلاشبہ منگنی ایک وعدہ ہوتا ہے کہ "اپنی لڑکی کا فلاں لڑکے کے ساتھ نکاح کروں گا" اس وعدہ کو پورا کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ حدیث مبارکہ میں وعدہ خلافی کو نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے لیکن اس کی پابندی صرف اس حد تک ہونی چاہیئے کہ جب تک خلاف شرع نہ ہو اب منگنی کے بعد پتہ چلا ہے کہ یہ تو وٹہ سٹہ کی صورت ہے جو اسلام میں جائز نہیں ہے اس بنا پر اس وعدہ کو توڑنا ضروری ہے حدیث میں قسم کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر کوئی قسم اٹھا لے کہ فلاں کام نہیں کروں گا بعد میں پتہ چلا کہ اس کام سے رکنا خلاف شرع ہے تو اسے چاہیئے کہ قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے" چونکہ منگنی

کوئی قسم نہیں ہے جس کے ختم کرنے پر اسے کوئی کفارہ ادا کرنا پڑے بلکہ صرف ایک وعدہ تھا جسے خلاف شرع سمجھتے ہوئے ختم کردیا گیا ہے۔اس قسم کے خلاف شرع وعدے کرنے بھی منع ہیں مگر غرض مند دین سے ناواقف لوگ کرلیتے ہیں پھر مصیبت میں پڑ جاتے ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو اللہ کی امانت سمجھتے ہوئے ان کے حقوق میں ناجائز تصرف نہ کریں، ان حالات میں اگر باپ نے منگنی کو ختم کرکے اپنی بچی کا نکاح دوسری جگہ کردیا ہے تو نکاح صحیح ہے کیونکہ جس کے ساتھ منگنی ہوئی تھی وہ ابھی تک اس کا خاوند نہیں بنا کہ نکاح پر نکاح ہونے کا شور کیا جائے۔ منگنی کے وقت پانی وغیرہ پلانا نکاح قرار دینا ایک جاہلانہ رسم ہے جس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں جو منگنیاں ہوئی ہیں انہیں نکاح نہیں قرار دیا گیا بلکہ منگنی کے بعد باقاعدہ نکاح سے انہیں رشتہ ازواج میں منسلک کیا گیا ہے۔ مسند امام احمد میں ہے کہ حضرت جلیب رضی اللہ عنہ نے پہلے منگنی کی اور بعد میں نکاح کیا احادیث میں اس حد تک وضاحت ہے کہ اگر منگنی کے وقت لفظ نکاح بھی استعمال کیا گیا ہے تو بھی اسے منگنی ہی سمجھا گیا ہے۔ نکاح تو ایجاب و قبول کا نام ہے جو یہاں مفقود ہے۔

۲۔ یہ معاہدہ ختم کرنے میں فریق ثانی کی طرف سے جو ردعمل کا اظہار ہوا ہے وہ درست نہیں ہے کہ وہ محض ایک رسم کو نکاح قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں بالخصوص جب کہ عدالت نے ان کے خلاف فیصلہ بھی دے دیا ہے۔ نیز نکاح کرتے وقت اگر کوئی ناجائز کام ہوا تو اس مجلس میں شریک ہونے والے لوگوں کے نکاح متاثر نہیں ہوں گے کیونکہ نکاح کا بندھن اتنا کمزور نہیں ہوتا کہ کسی

دوسرے کے جرم سے یہ ٹوٹ جائے۔ حالانکہ صورت بالا میں نکاح کے وقت کوئی ایسا کام ذکر نہیں کیا گیا جو معصبت پر مبنی ہو صرف لڑکی کا نکاح ہوا ہے ان حقائق کے پیش نظر فتوی دیا جاتا ہے کہ منگنی صرف ایک وعدہ ہے جو خلاف شرع ہونے کی صورت میں توڑا بھی جا سکتا ہے۔ نیز منگنی توڑنے کے بعد لڑکی کا دوسری جگہ پر نکاح کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسا کرنے سے مجلس نکاح میں شریک لوگوں کے نکاح متاثر ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

شادی کیلئے داڑھی کٹانا

سوال :۔ ایک آدمی شادی کا خواہش مند ہے تلاش بسیار کے باوجود مناسب رشتہ نہیں مل رہا۔ جہاں رشتہ ملتا ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے داڑھی کٹاؤ پھر لڑکی کا نکاح دیں گے ایسے حالات میں کس سنت پر عمل کیا جائے جب کہ دونوں سنتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

سائل :۔ محمد شفیع خطیب جامع مسجد اہل حدیث بیدیاں

الجواب وھوالموفق للصواب

حالات کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف تو دیندار اور مذہبی گھرانے صدائے احتجاج بلند کئے ہوتے ہیں کہ ہمیں اپنی لڑکیوں کیلئے مناسب رشتے نہیں مل رہے دوسری طرف اس ماحول میں دیندار نوجوان چیخ و پکار کر رہے ہیں کہ ہمیں رشتہ کی خاطر ایک سنت کا خون کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے دراصل ہمارے اندر دینی اجتماعی نظام کے فقدان نے ہمیں ان نہ گفتہ بہ حالات سے دوچار کر دیا ہے ہم انفرادی طور پر کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے کے دعویدار

ضرور ہیں لیکن اجتماعی طور پر ہم ماحول، برادری، قوم، دوست و احباب اور خواہشات نفس کے شکنجے میں جکڑے ہوتے ہیں اگر ہمارا اجتماعی نظام اسلامی ہو جائے تو پیش آمدہ الجھنیں خود بخود حل ہو جاتی ہیں اور کسی کو سنت کا خون کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ داڑھی رکھنا مسلمان کیلئے ایک شناختی علامت اور امتیازی نشان ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو (بخاری) آپ کے پاس جب ایرانی مجوسیوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور داڑھی منڈواتے ہیں تم ان کی مخالفت کرو اپنی داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں چھوٹی کرو (ابن حبان ص۴۰۸ ج۸) اسی طرح آپ نے اہل کتاب کی مخالفت کرنے کے متعلق فرمایا ہے کہ تم اپنی داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ (مسند امام احمد ص۲۶۵ ج۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم دیتے تھے (مسلم) آپ کا حکم مختلف الفاظ میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ دس باتیں انسانی فطرت میں شامل ہیں ان میں سے داڑھی بڑھانا اور مونچھیں چھوٹی کرنا بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے داڑھی مونڈے کی شکل دیکھنا گوارا نہیں فرمائی جیسا کہ کسریٰ کی طرف سے آنے والے دو قاصدوں کے متعلق آپ نے رد عمل کا اظہار کیا تھا اس عمل کو جو سنت کہا جاتا ہے وہ اس معنی میں نہیں کہ اگر کوئی عمل میں لے آئے تو اسے ثواب ہو گا اور نہ عمل کرنے میں گناہ نہیں ہو گا بلکہ اسے سنت اس لئے کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کی آپ نے کبھی خلاف ورزی نہیں کی بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اس امتیازی نشان کے حامل تھے صحابہ کرام اور تابعین

عظام بھی اس سنت پر عمل پیرا تھے لہذا اس عمل کو معمولی نہیں خیال کرنا چاہیئے صورت مسئولہ میں ایک نوجوان نے جو الجھن پیش کی ہے اس کا حل یہ ہے کہ اگر اسے اللہ تعالیٰ پر پورا پورا یقین ہے کہ وہ میری ضرور مدد فرمائے گا اور مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تو اپنے موقف پر ڈٹ جائے، ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ضرور کوئی دروازہ کھولے گا اس جہاں سے "بناتِ حواء" نایاب یا کم یاب نہیں ہے والدین کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی پوری دلجمعی کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھیں دینی اداروں اور مدارس سے رابطہ رکھیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل کو دور کرنے کیلئے ضرور اسباب پیدا فرمائے گا صرف اتنی سی بات کو بہانہ بنا کر جستجو ترک نہ کی جائے اگر خدا نخواستہ اس کے بغیر کسی بدکاری میں گرفتار ہو جانے کا اندیشہ ہے اور نہ ہی اپنے اندر سنت انبیاء پر عمل پیرا ہو کر اس پر ڈٹ جانے کی ہمت پاتا ہے تو بامر مجبوری ایک مٹھی سے زائد کاٹنے کی گنجائش ہے اس صورت میں نکاح کر کے اپنی شریکہ حیات کے تعاون سے دوبارہ استقامت کا مظاہرہ کرنا ہو گا ہمارے نزدیک بہتر یہی ہے کہ استقامت کا مظاہرہ کرے اور دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے موقف پر ڈٹ جائے تاکہ اس سنت کو ہلکا سمجھنے والوں کی امنگیں خاک آلود ہوں اور آئندہ انہیں اس قسم کا ناروا مطالبہ کرنے کی جرات نہ ہو اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

مسئلہ رضاعت

سوال :۔ ایک لڑکی نے شیر خوار بچے کی حیثیت سے اپنے ماموں زاد بھائی کے ہمراہ اپنی ممانی کا دودھ پیا اور پرورش پائی۔ رضاعی ماں کے دوسرے حقیقی

بیٹے بھی ہیں اب کیا رضاعی ماں کے کسی دوسرے بیٹے سے مذکورہ لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے اگر نہیں تو کیا مذکورہ لڑکی کی کسی دوسری حقیقی بہن کا نکاح اس کے رضائی بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ ہو سکتا ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔ (سائل محمد شریف بھٹی۔ فیصل آباد)

الجواب وهوالموفق للصواب

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ اس امر پر علماء کا اتفاق ہے کہ ایک لڑکے یا لڑکی نے جس عورت کا دودھ پیا ہو اس کے لئے وہ عورت ماں کے حکم میں اور اس کا شوہر باپ کے حکم میں ہے اور وہ تمام رشتے جو حقیقی ماں اور باپ کے تعلق سے حرام ہوتے ہیں رضاعی ماں اور باپ کے تعلق سے بھی حرام ہو جاتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

يحرم من الرضاعته ما يحرم من النسب (صحيح بخارى كتاب النكاح) باب وامهاتكم التى ارضعنكم

یعنی دودھ پینے سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں چند ایک باتیں پیش نظر ہونی چاہئیں پہلی بات تو یہ ہے کہ حرمت رضاعت کس قدر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک دو دفعہ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہو گی لیکن یاد رہے کہ یہ اجازت صرف ان عورتوں کیلئے ہے جو دودھ پلاتے وقت اس مقدار کا اہتمام اور خیال رکھتی ہوں جیسا کہ عرب معاشرہ میں تھا لیکن جو یہ اہتمام نہیں کرتی یا اسے یاد نہیں ہے تو اس کا مطلق دودھ پلانا ہی حرمت ثابت کر دیتا ہے مگر یہ بھی باور رہے کہ رضاعت کا اعتبار صرف اس زمانہ میں دودھ پینے کا ہے جب کہ شیر خوارگی پر بچے

کے تغذیہ کا انحصار ہو۔ محدثین نے اس کے لئے دو سال کی مدت مقرر کی ہے اس مدت کے اندر اندر دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہو گی جیسا کہ حدیث میں ہے

انما الرضاعتہ من المجاعة (بخاری کتاب النکاح باب من قال لارضاع بعد حولین)

صورت مسئولہ میں بچی نے شیر خوار بچے کی حیثیت سے اپنی ممانی کا دودھ پیا ہے اور پرورش پائی ہے لہذا اس کے ماموں کی اولاد اس کے رضاعی بہن بھائی ہوں گے ان سے رشتہ ازدواج درست نہ ہو گا۔ البتہ اس بچی کی دوسری بہنیں اس کے ماموں کی اولاد کیلئے رضاعی بہنیں نہیں ہوں گی ان کا نکاح ماموں زاد بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ ہو سکتا ہے کیونکہ رضاعت کا تعلق اسی کے ساتھ ہے جس نے دودھ پیا ہے اس کا اثر پینے والے بچے کے بہن بھائیوں پر نہیں پڑے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حاملہ کا نکاح

سوال :۔ زید کا کسی عورت سے نکاح ہوا تین ماہ بعد اس نے ایک بچہ جنم دیا جب کہ زید کو نکاح کے وقت کوئی علم نہ تھا۔ ایسے حالات میں نکاح کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔

سائل :۔ محمد اسحاق پیپلز کالونی۔ لاہور۔

الجواب بعون الوہاب

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسئولہ میں عورت کا جب نکاح ہوا

ہے تو وہ چھ ماہ کی حاملہ تھی اور یہ ناممکن ہے کہ چھ ماہ کے حمل کا کسی کو پتہ نہ چل سکے زید کو اگر نکاح کے وقت علم نہ تھا تو اس کے عزیز و اقارب کو یقیناً اس کا علم ہو گا بہر حال یہ مسئلہ ایک ایسی عورت سے متعلق ہے جو نکاح کے وقت حاملہ تھی اس کے متعلق متفقہ فیصلہ ہے کہ اس قسم کا نکاح سرے سے باطل ہے البتہ خاوند نے چونکہ اس سے وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے اس لئے حق مہر کی ادائیگی اس کے ذمہ ہے اور بیوی خاوند کے درمیان فوراً تفریق کرا دی جائے اب بیوی خاوند کی حیثیت سے ان کا زندگی بسر کرنا ناجائز اور حرام ہے حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے اس قسم کا مسئلہ دریافت کیا کہ میں نے (بظاہر) ایک کنواری سے شادی کی جب میں اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا کہ وہ تو حاملہ ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے آپ نے فرمایا۔

لها الصداق بما استحللت من فرجها (ابوداؤد كتاب النكاح باب فى الرجل يتزوج المرأة فيجد ها حبلىٰ)

اس کی شرمگاہ جو تیرے لئے حلال ہوئی ہے اس بناء پر اسے حق مہر دینا ہو گا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کے درمیان اسی وقت تفریق کرا دی۔ "ففرق بينهما" حوالہ مذکور حافظ ابن القیم نے اس حدیث سے چار مسائل کا استنباط کیا ہے جن میں دوسرا یہ ہے

بطلان نكاح الحامل من الزنا (تهذيب السنن ص٦١ ج٣)

زاد المعاد میں بھی انہوں نے لکھا ہے

وقد تضمن هذا الحكم بطلان نكاح الحامل من الزنا (ص٧ ج۴) (فصل فى حكم فيمن تزوج امراة مرقدا)

یعنی یہ حدیث اس حکم پر بھی مشتمل ہے کہ زنا سے حاملہ عورت کا نکاح باطل ہے۔

البتہ زنا کے نطفہ سے پیدا ہونے والا بچہ اگر وہ رکھنا چاہے تو خدمتگزاری کے طور پر رکھا جا سکتا ہے اس صورت میں اس کے جملہ مصارف اس کے ذمہ ہوں گے حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے واضح رہے کہ زنا سے حاملہ عورت کے نکاح کا باطل ہونا حدیث سے ثابت ہے قطع نظر کہ نکاح کے وقت خاوند کو اس کا علم تھا یا وہ اس سے بے خبر تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اپنی منگیتر کے ساتھ تصویر بنانا

سوال :۔ منگنی ہونے کے بعد اپنی ہونے والی بیوی کے ساتھ تصویر بنانا شرعاً کیسا ہے نیز اس کے ساتھ علیحدہ ہو کر ایک کمرے میں بیٹھنا، باہمی گفتگو کرنا اور اک دوسرے کو خط لکھنا جائز ہے؟ کیا ایسا کرنے سے منگنی پر اثر پڑ سکتا ہے۔

سائل :۔ علی اصغر کھاریاں۔

الجواب وھوالموفق للصواب

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھنے کے متعلق ہمارے ہاں افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض مذہبی خاندان تو حیاداری سے کام لیتے ہوئے اسے اپنی عزت و غیرت کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ جب کہ بعض مغرب زدہ حضرات شریعت اسلامیہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے مستقبل میں بننے والے جوڑے کو نکاح سے پہلے ہی آزادانہ گھومنے پھرنے کی کھلی چھٹی دے دیتے ہیں اور ایسا کرنے میں کچھ بھی شرم و حیا محسوس نہیں کرتے حالانکہ شریعت اسلامیہ نے صرف ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت دی ہے جس کے لئے کسی قسم کا

اہتمام کرنا ضروری نہیں چنانچہ فرمان نبوی ﷺ ہے۔

اذا خطب احد کم امراۃ فلا جناح علیہ ان ینظر الیہا (مسند امام احمد ص۴۲۴۔ ج۵)

جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے منگنی کرے تو اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ازدواجی زندگی میں بعض ظاہری پہلو ایسے بھی ہوتے جو آئندہ کسی وقت باہمی عداوت و ناچاقی کا باعث بن سکتے ہیں اس لئے اسلام نے پیش بندی کے طور پر ایسی باتوں کا کسی حد تک تدراک کیا ہے۔ تاکہ آئندہ زندگی باہمی خوش اسلوبی سے بسر ہو۔ حدیث میں ہے

فانہ امری ان یودم بینکما (دارمی ص۱۳۴۔ ج۲)

ایسا کرنے سے تمہارے تعلقات مضبوط رہیں گے اور آپس میں ہمیشہ محبت و یگانگت رہے گی۔

حضرت عمر، حضرت جابر، حضرت مغیرۃ بن شعبہ اور حضرت مسعود بن مسلم رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ نے اس ہدایت نبوی پر عمل کیا لیکن اپنی منگیتر کے ساتھ تصویر بنانا اور علیحدہ بیٹھ کر باہمی گفتگو کرنا نہ صرف ناجائز اور حرام ہے بلکہ آئندہ برے نتائج کا بھی اندیشہ ہے ایسا کرنے سے اگرچہ منگنی تو متاثر نہیں ہو گی تاہم اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و برکت کو ضرور اٹھا لیتے ہیں۔ جو نحوست و بدبختی کی علامت ہے حدیث میں تصویر بنانے والے کو ملعون کہا گیا ہے اور بدترین عذاب کی دھمکی دی گئی ہے (بخاری اللباس)

نیز نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ کوئی آدمی کسی ایسی عورت کے ساتھ

باقی صـ۲۷ پر